فلم ڈان آف اسلام کی نمائش ہمارے لیے ڈوب مرنے کا مقام ہے

قومی اسمبلی میں فلم کی نمائش پر شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی صدائے احتجاج

قومی اسمبلی میں فلموں کے بارہ میں قرارداد پر تقریر کے دوران آپ نے ڈان آف اسلام کی نمائش پر شدید احتجاج کیا جسے تمام اخبارات اور ایجنسیوں نے قطعاً حذف کر دیا۔ اب ہمیں اسمبلی کی سرکاری رپورٹ سے جتنا حصہ مل سکا اسے یہاں شائع کر رہے ہیں۔ ادارہ

محترم سپیکر صاحب! کراچی اور دوسرے شہروں میں دکھائی جانے والی فلم۔ ڈان آف اسلام کے بارہ میں آپ سے کیا عرض کروں۔ کیا یہ غیرت اسلامی ہے، اور کیا حمیت اسلامی ہے؟ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے ساتھ محبت کا یہی تقاضا ہے کہ ہم ان کو خیالی تصویروں میں دنیا کے سامنے پیش کریں اس فلم میں وہ ایکٹر اور ایکٹرس جو شراب زنا، جوا بازی، شراب، جیسی باتوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ معاذ اللہ وہ حضرت عمر اور دوسرے صحابہ کی شکل میں پیش ہوں گے۔

ہمیں تو مرجانا چاہیے کہ ہمارے ملک میں ہمارے اقتدار میں وہ چیزیں ہو رہی ہیں جو انگریز کے دور میں بھی نہ ہو سکی تھیں۔ انگریز کے زمانہ میں حج کی فلم پیش کرنے کا ارادہ کیا گیا تو اسی ملک میں بہت سے نوجوان سربکف ہو کر میدان میں اترے کہ اس طرح ہمارے حرم مقدس اور ہماری عبادت کی توہین ہوگی۔ دوسری طرف سے یہاں کہا جائے گا کہ اس فلم میں کسی تصویر کی نشان دہی نہیں کی گئی۔ لیکن جب غار حراء میں نازل ہونے والی وحی کا منظر بتایا جائے گا۔ اور ایک شخص کو گرم ریت پر لٹا کر اس کے سینے پر پتھر رکھ کر طرح طرح کی اذیتیں دی جائیں گی۔ اور وہ احد احد پکارے گا۔ تو آپ نام نہ لیں تب بھی ہر مسلمان جانتا ہے کہ وہ حضرت بلال کی تصویر بنائی گئی ہے۔ ایک شخص تلوار نکال کر حضورؐ کو شہید کرنے کی نیت سے جا رہا ہے اور وہاں پہنچ کر مسلمان ہو جاتا ہے۔ تو ہر ایک جانتا ہے کہ وہ حضرت عمر کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے۔ یہ عہد سعادت کی باتیں ہیں، ظہور اسلام کی چیزیں ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں ہیں۔

میں آپ سے عرض کروں گا کہ ہمارے اخلاق کو ہمارے معاشرے کو بگاڑ دیا گیا ہے۔ ہماری غیرت وحمیت کو بھی اور صحابہ کے تقدس کو بھی مسلمانوں کے دلوں میں تھی اس طرح فلموں کے ذریعہ ختم کیا جارہا ہے۔ اس فلم کے دوران فحش عریاں تصاویر اور مناظر دکھائے جارہے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ یہ اسلام کی نمائش ہو رہی ہے۔ ادھر ننگی عورتوں کے کلب ہیں، ادھر صحابہ کو عبادت کرتے دکھایا گیا ہے یہ اسلام کی تبلیغ ہے کہ ایک شخص بول براز کے ڈھیر اور گوبر پر کھڑا ہو کر نماز کی نیت باندھ کر کہے کہ میں تو نماز پڑھتا ہوں مجھے خطرہ ہے کہ اب آئندہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور حالات کو خیال اور فرضی طریقے سے یہ لوگ دنیا کے سامنے پیش کریں گے۔ میں آپ سے گذارش کرتا ہوں کہ حدیث میں آتا ہے کہ اگر حضورؐ کسی کو خواب میں بھی نظر آئیں تو وہ خواب صحیح ہے۔ اس لئے کہ شیطان جو بڑی طاقت والا تھا۔ لیکن اس کی خباثت و شیطنت سے بچانے کے لئے شیطان کو بھی یہ طاقت نہیں دی گئی کہ خواب میں بھی حضور اقدسؐ کی شکل اختیار کر سکے۔ آج ہم ایکٹر اور ایک شرابی سے ایسے حضرات کی شبیہ بنوائیں؟ اور میں یہ کہوں گا کہ بات یہاں ختم نہ ہو گی۔ کل کہیں گے کہ اسلام کی تبلیغ کے لئے خدا اور جبرئیل کی بھی فلم بنائی جائے گی کہ ایک خدا ہے اور جبرئیل و میکائیل ہوں گے اور قیامت کا منظر پیش کیا جائے گا۔ یہ ہمارے ملک میں ہمارے دین کے ساتھ مذاق ہو رہا ہے۔

الحمد اللہ کہ ہم سب مسلمان ہیں اور ہم سے مسلمانوں کی توقعات ہیں کہ ہم ان کے اندر اچھائی پیدا کریں گے۔ ان کے اخلاق کو بہتر بنائیں گے اگر ایسا نہ کریں اور ایسی برائیوں پر بھی پابندی نہ لگائی تو یہ ملک عذاب میں مبتلا ہو جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں میں شامل ہو جائے گا۔ اور اب بھی مبتلا ہو چکا ہے۔ اس کا تدارک اس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم نادم ہو جائیں اور حکومت سے آپ سب اپیل کریں کہ وہ اس فلم کو مکمل بند کر دیں۔ میرے پاس ایک اخبار ہے ایک فلمی اشتہار میں ایک تصویر بالکل ننگی ہے میں نے ایوب یا یحییٰ کے دور میں ایک بڑے اخبار کے خزانچی کو جو بڑا دیندار ہے کہا کہ خدا سے ڈرو، یہ تصویریں گھروں میں جاتی ہیں جہاں بچیاں بھی اسے دیکھتی ہیں اسے بند کرو۔ اس نے کہا کہ اخبار کا مالک بڑا متقی اور حاجی رہے۔ بیٹے اور بیوی کو بھی حج کرایا ہے۔ میں نے کہا عجب تقوی ہے انہوں نے کہا آپ کو کیا معلوم ہمیں راتوں رات کاغذات ملتے ہیں کہ اسے چھاپنا ہو گا۔ ہم مجبور ہیں۔ بہرحال اسلام کی تبلیغ بھی اس کے اصول کے مطابق ہونی چاہیے۔ قرآن مجید کو پھیلانے کے لئے یہ جائز نہیں کہ ہم اسے طبلہ اور سارنگی کیساتھ پڑھائیں یا ناچتے گاتے اسے پڑھا جائے کہ ویسے اسلام کی تبلیغ ہوتی ہے عصمتوں کو داؤ پر لگا دو۔ اور تبلیغ کرو۔ اسلام اس تبلیغ کو جائز نہیں سمجھتا تو ایسے فلموں کے ذریعہ ہمارے اسلام، ایمان اور غیرت وحمیت پر ڈاکہ نہ ڈالا جائے۔